یہ مثالیں ملاحظہ کیجیے، جن الفاظ کو اوور لائن کیا گیا ہے، وہ امدادی افعال ہیں:

(۱) وہ چل دیا۔	(۲) یہ رقم رکھ لیجیے۔	(۳) اسے اندر آنے دو۔
(۴) پتّے بکھر گئے۔	(۵) تم اب جا سکتے ہو۔	(۶) چور بھاگ اٹھے۔
(۷) کیا سوچ رہے ہو۔	(۸) میں خط لکھ چکا ہوں۔	(۹) پھوڑا پھوٹ نکلا۔
(۱۰) بچّہ دیر تک رویا کیا۔	(۱۱) آج اسے کوئی ملنے نہ پایا۔	(۱۲) بارش آیا چاہتی ہے۔
(۱۳) وہ کہنے لگا۔	(۱۴) چاند آنگن میں اتر پڑا۔	(۱۵) وہ اپنی قسمت کو رو بیٹھے ہیں۔
(۱۶) میں نے اسے سمجھا رکھا ہے۔	(۱۷) لکڑہارے نے تمام لکڑی چیر ڈالی۔	(۱۸) یہ بات میری سنی ہوئی ہے۔

حروف کا بیان

حرف وہ کلمہ ہے جو نہ تو کسی شخص یا چیز کا نام ہو، نہ کسی کام کے کرنے یا ہونے کو ظاہر کرے اور نہ ہی اپنے الگ کوئی معنی رکھتا ہو بلکہ یہ مختلف کلموں کو آپس میں ملاتا اور ان کے ساتھ مل کر با معنی بنتا ہے۔ جیسے: ''نمازی مسجد میں ہے۔'' اس جملے میں لفظوں کا تعلّق ''میں'' کی وجہ سے ہے۔ اگر یہ نہ ہو تو جملہ بے معنی ہو جائے اور ''میں'' حرف ہے۔ اسی طرح پر، کا، اور وغیرہ بھی حروف ہیں جو کلموں کو آپس میں ملاتے ہیں۔

حروف کی اقسام

اردو میں حرف کی بہت اقسام ہیں جن میں چند ایک مندرجہ ذیل ہیں:

حروفِ جار: حروفِ جار وہ حروف ہیں جو اسما اور افعال کو آپس میں ملاتے ہیں۔ مثلاً میں، سے، پر، تک، ساتھ، اوپر، نیچے، لیے، واسطے، آگے، پیچھے، اندر، باہر، پاس، درمیان وغیرہ۔

حروفِ اضافت: وہ حروف ہیں جو اسموں کے باہمی تعلّق کو ظاہر کرتے ہیں۔ اردو میں کا، کے، کی حروفِ اضافت ہیں اور زیادہ تر یہی استعمال ہوتے ہیں۔

حروفِ عطف: وہ حروف ہیں جو دو اسموں کے باہمی تعلّق کو ظاہر کرتے ہیں۔ مثلاً: امیر و غریب، احمد اور سلیم، بچّہ ذرا سا جاگا پھر سو گیا۔ ان مثالوں میں و، اور، پھر حروفِ عطف ہیں، جو دو اسموں کے باہمی تعلّق کو ظاہر کرتے ہیں۔

حروفِ استفہام: وہ حروف ہیں جو کچھ پوچھنے یا سوال کرنے کے موقع پر بولے جاتے ہیں۔ مثلاً: کیا، کیوں، کہاں، کب، کون، کیسا، کس لیے، کس طرح، کتنا، کیوں کر، کس قدر وغیرہ۔

حروفِ تحسین: وہ حروف ہیں جو تحسین و آفرین اور تعریف کے موقع پر بولے جاتے ہیں۔ مثلاً: شاباش، بہت خوب، واہ واہ، کیا کہنے، سبحان اللہ، ماشاءاللہ، جزاک اللہ، مرحبا، آفرین، واہ رے واہ، اللہ رے، اللہ اللہ، وغیرہ۔ حروفِ تحسین کے استعمال کے فوری بعد فجائیہ کی علامت ''!'' لگانی چاہیے۔

حروفِ نفرین : وہ حروف ہیں جو نفرت یا ملامت کے لیے استعمال کیے جاتے ہیں۔ مثلاً: توبہ توبہ، لعنت، ہزار لعنت، تھُو، اخ تھُو، تف، پھٹکار۔

حروفِ ندا : وہ حروف ہیں جو کسی اسم کو ندا دینے یا پکارنے کے لیے استعمال ہوتے ہیں۔ مثلاً:

اے دوست! ہم نے ترکِ محبت کے باوجود
محسوس کی ہے تیری ضرورت کبھی کبھی

(ناصر کاظمی)

یارب! دلِ مسلم کو وہ زندہ تمنّا دے
جو قلب کو گرما دے، جو روح کو تڑپا دے

(علّامہ اقبالؒ)

ان مثالوں میں ''اے دوست'' اور ''یا رب'' حروفِ ندا ہیں۔ اسی طرح: اجی حضرت، ابے احمق، او جانے والے، ارے بھائی وغیرہ بھی حروفِ ندا ہیں۔

حروفِ تشبیہ : وہ حروف ہیں جو کسی ایک چیز کو کسی دوسرے چیز کے مشابہ یا مانند قرار دینے کے لیے استعمال ہوتے ہیں۔ مثلاً: مانند، طرح، جیسا، سا، جوں، مثل، مثال، صورت، بعینہٖ، ہو بہو، کا سا، کی سی وغیرہ

حروفِ علّت : وہ حروف ہیں جو کسی بات کے سبب، وجہ یا علّت کو ظاہر کریں۔ جیسے: کیوں کہ، اس لیے، بدیں سبب، کہ، تا کہ، اس لیے کہ، تا، با ایں وجہ، چناں چہ، اس واسطے، اسی باعث کہ، لہٰذا وغیرہ

حروفِ انبساط: وہ حروف ہیں جو خوشی اور مسرّت و انبساط کے موقع پر بولے جاتے ہیں۔ مثلاً: واہ، واہ واہ، آہاہا، اوہو، اخّاہ، ماشاءاللہ، خوب، کمال ہے، بہت خوب، سبحان اللہ، کیا بات ہے وغیرہ

حروفِ تاسّف: وہ حروف ہیں جو افسوس اور غم کے موقع پر بولے جاتے ہیں۔ مثلاً: ہائے ہائے، ہے ہے، ہیہات، حیف، صد حیف، افسوس، صد افسوس، آہ، دریغا، حسرتا، واحسرتا، اف، وائے وغیرہ

حروفِ استدراک: استدراک کے لغوی معنی ہیں: بدی کا بدلہ نیکی سے دینا، کسی بات کی تلافی کرنا مگر حروفِ استدراک وہ حروف ہیں جو پہلے جملے میں آنے والے کسی شُبہ کو دور کرنے کے لیے دوسرے جملے میں استعمال ہوں۔ اس طرح عام طور پر یا تو پہلے جملے کے قول کی مخالفت ہوتی ہے، یا اس میں کچھ تغیّر پیدا ہو جاتا ہے یا اسے محدود کر دیا جاتا ہے۔ عام طور پر حروفِ استدراک درج ذیل ہیں: مگر، اگر چہ، البتہ، الّا، بارے، بلکہ، پر، گو، لیکن، لیک (لیکن کا مخفّف) مگر، ہاں، ولے، ہاں وغیرہ

حروفِ تاکید : وہ حروف ہیں جو کلام میں تاکید اور زور کا مفہوم پیدا کرنے کے لیے استعمال کیے جاتے ہیں۔ مثلاً: ہرگز، ضرور، مطلق، بالکل، زنہار، سراسر، سر بسر، اصلاً، خود، کبھی، سبھی، سب کے سب، کل، کلھم، سرتاپا، ہو بہو، ضرور بالضرور، عین مین وغیرہ

حروفِ شرط و جزا: وہ حروف جو شرط کے موقع پر بولے جائیں، حروفِ شرط کہلاتے ہیں۔ حروفِ شرط کے بعد دوسرے جملے میں جو حروف لائے جاتے ہیں، انھیں حروفِ جزا کہتے ہیں۔ مثلاً: اگر وہ محنت کرتا تو کامیاب ہو جاتا۔ جب وہ آیا تب میں گیا۔ ان